REGD. E.P. No 861

جسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

هفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر: صلاح الدین ملک ایم اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر: محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے ممالک غیر ۱۲ روپے

فی پرچہ ۲ر

جلد ۵ || ۷ ہجرت ۱۳۳۵ ہش || ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ ۷ مئی ۱۹۵۶ء || نمبر ۱۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ تبدیلی آب و ہوا کی خاطر مورخہ ۲۴ر اپریل کو مع اہلبیت و خدام مری تشریف لے گئے۔

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق کوہ مری سے مکرم جناب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "مری جاتے ہوئے رستہ میں ایک موٹر ڈرائیور کی غلطی سے حضرت صاحب کو کچھ گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ . . . . . مگر خدا کے فضل سے یہ گھبراہٹ جلد دور ہو گئی۔ مری پہنچ کر سردی اور بارش کی وجہ سے تکلیف محسوس ہوئی۔ لیکن بعد میں دھوپ نکل آنے اور موسم اچھا ہو جانے کی وجہ سے طبیعت کافی بہتر ہو گئی ہے"۔ علاوہ ازیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف بذریعہ خط محررہ ۲۸ر و ۲۹ر اپریل ۱۹۵۶ء جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔ مری ۲۸ر اپریل: طبیعت اچھی ہے۔ مری ۲۹ر اپریل: سردی کی وجہ سے طبیعت کچھ خراب ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ مری میں حضور کی ڈاک کا پتہ درج ذیل ہے۔

"خیبر لاج" مری ؛

سارے جنوبی ہند میں مبلغین کے وفد کا کامیاب دورہ

جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند کے سالانہ جلسے

نصف درجن مبلغین کا آٹھ ہزار میل سے زائد بغرض تبلیغ سفر

لیکچر۔ تقریریں۔ مباحثات اور بیعتیں

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان!)

خدا تعالےٰ کے فضل سے ہماری جنوبی ہند کی تمام جماعتوں نے حسب سابق اپنی جگہ سالانہ جلسوں کا انتظام کر کے مبلغین سلسلہ کو ان میں شرکت کے لئے مدعو کیا۔ نظارت ہذا کی ہدایت کے ماتحت مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ۔ مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی۔ مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ بمبئی۔ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس۔ مولانا عبید اللہ صاحب فاضل مبلغ مالابار۔ حکیم مولوی محمد الدین صاحب مبلغ حیدرآباد دکن۔ مولوی مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی (کرناٹک) اور دوسرے مقامی مبلغین نے ان جلسوں میں شرکت کی۔ اور ایک وسیع علاقہ میں پیغام حق پہنچایا۔

جماعت احمدیہ یادگیر کا ستاونواں سالانہ جلسہ

جماعت احمدیہ یادگیر ریاست حیدرآباد دکن گذشتہ ستاون سال سے باقاعدہ سالانہ جلسے منعقد کر رہی ہے۔ اور ہر سال اپنے خرچ پر دور دور سے مبلغین کو بلا کر جلسہ منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ پہلے کی طرح اس سال بھی اس نے مقررہ تاریخوں ۳ر و ۴ر مارچ کو سالانہ جلسے کا انتظام کیا۔ اور بڑے بڑے پوسٹروں، چھوٹے اشتہاروں اور ہینڈ بلوں کے ذریعہ ارد گرد کے علاقہ میں جلسہ کی تشہیر کی۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق یہ جلسہ منعقد ہو کر بخیر و خوبی انجام پایا۔ مقامی اور مضافات کی پبلک نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور مردانہ جلسہ گاہ سے زنانہ جلسہ گاہ میں بھی لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ تقریریں سنوانے کا انتظام تھا۔ اس جلسہ میں مولوی عبید اللہ صاحب مالاباری، محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس۔ مولوی محمد سلیم صاحب کلکتہ۔ مولوی بشیر احمد صاحب دہلی۔ حکیم محمد الدین صاحب و مولوی فضل دین صاحب حیدرآباد دکن نے تقریریں کیں بشمولہ پور علاقہ بمبئی اور مدراس کے کچھ دوستوں نے بھی تشریف لا کر جلسہ میں شرکت کی۔

بیعت | شیخ لاڈلے صاحب آف شولاپور علاقہ بمبئی جو شریک جلسہ تھے نے جلسہ کے پہلے ہی روز احمدیت کی بیعت کی۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت بخشے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

جلسے کے اخراجات اور انتظامات میں جماعت یادگیر نے بالعموم اور محترم سیٹھ محمد خیر الحق صاحب نے بالخصوص حصہ لیا۔ اخراجات کا کثیر حصہ انہوں نے اپنی جیب سے ادا کیا۔ بلکہ اکثر مبلغین کرام کو آمد و رفت کا کرایہ بھی اپنی گرہ سے ادا کیا۔ اللہ تعالےٰ ان کو اور جماعت یادگیر کے تمام احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مبلغین کا یہ وفد ۲ر تا ۶ر مارچ یادگیر میں مقیم رہا۔

جلسہ تیماپور دکن

یادگیر کے بعض مبلغین اور علماء کرام کا یہ وفد ۶ر مارچ کو شام کے چار بجے بذریعہ کار روانہ ہو کر تیماپور پہنچا۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر بھی اس وفد کے ہمراہ تھے۔ تیماپور میں مولوی سراج الحق صاحب مبلغ مقامی نے جلسہ تیماپور کو کامیاب بنانے کے لئے کافی دوڑ دھوپ کی۔ اور حتی المقدور محنت کی۔ چنانچہ مقامی پولیس۔ معززین شہر اور مذہب و ملت کے لوگوں نے کافی تعداد میں جلسہ میں شرکت کی۔ مسلمانوں کے بعض دوسرے فرقوں نے مخالفت کی مگر اللہ تعالےٰ نے ان کے تمام حربوں کو ناکام بنا دیا۔ اور تیماپور کا جلسہ بخیر و خوبی انجام پایا۔

بیعت | یہاں ایک شخص محمد پیران صاحب نے بیعت کی۔ ان کے خاندان کے بعض افراد پہلے سے جماعت احمدیہ میں داخل ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔

جلسہ شوراپور (دکن)

۶ر و ۷ر مارچ کو تیماپور میں قیام کرنے کے بعد ۸ر مارچ کو صبح دس بجے مبلغین اور علماء کا یہ وفد شوراپور پہنچا۔ یہاں مقامی جماعت نے جلسہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ چنانچہ ایک روزہ جلسہ کے بعد اسی روز رات کے ۹ بجے یہ وفد بذریعہ کار یادگیر کے لئے روانہ ہو گیا۔ شوراپور میں تبلیغی اغراض کے لئے مکرم احمد حسین و محمد حنیف سعید وکیل نے بعض معززین کو ڈاک بنگلہ میں چائے پر مدعو کیا۔ جہاں مبلغین کے تعارف کے علاوہ تبلیغی گفتگو ہوئی۔

یادگیر

شوراپور کے جلسے کے بعد مبلغین کا وفد پھر یادگیر

ضروری اعلان

قادیان میں کارکنان کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اس لئے یہ ہندوستانیوں کا حق ہے کہ وہ سلسلہ کے کاموں کے لئے قربانیاں کریں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اول ڈاکٹر۔ دوم گریجوایٹ۔ سوم میٹرک پاس اگر اپنی زندگیاں ساری عمر کے لئے نہیں تو دس دس سال کے لئے وقف کریں تاکہ ان کو قادیان میں رکھ کر دینی تعلیم دلائی جا سکے۔ اور پھر سلسلہ کے کاموں پر لگایا جا سکے۔

خاکسار

مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ۱۰-۳-۵۶

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

پہنچا۔ ۹ر مارچ کو محترم سیٹھ محمد عبدالحی صاحب نے معززین شہر کو بڑے پیمانہ پر دعوت چائے میں مدعو کیا۔ بہت سے معززین اور رؤسائے شرکت کی۔ یہ دعوت محض تبلیغی اغراض کے تحت تھی۔ ہمارے مبلغین یہاں ۱۰ر مارچ تک مقیم رہے۔ اور احباب یادگیران کے علم و فضل سے مستفید ہوتے رہے۔ ۱۰ر مارچ کو علماء کا یہ وفد اڈگور کے لئے روانہ ہو گیا۔

جلسہ اڈگور (دکن)

۱۰ر تا ۱۲ر مارچ اڈگور میں انفرادی ملاقاتوں کے علاوہ جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے انتظامات مقامی جماعت نے کئے تھے۔ سیٹھ محمد علی صاحب امیر جماعت۔ محمد قاسم صاحب سیکرٹری اور دوسرے افراد جماعت کی کوششوں سے یہاں جلسہ کامیاب رہا۔ اور مسلمانوں اور ہندوؤں نے جلسہ میں شرکت کی۔

۱۲ر مارچ کو علماء کا یہ وفد دو گروپوں میں تقسیم ہو گیا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری مولوی پی عبداللہ صاحب مالاباری اور مولوی محمد سلیم صاحب اسی روز دیودرگ کے لئے روانہ ہو گئے۔ اور مولوی بشیر احمد صاحب۔ حکیم محمد الدین صاحب مولوی فضل الدین صاحب اور مولوی سراج الحق صاحب ۱۲ر کی رات کو اڈگور میں جلسہ کر کے ۱۳ر مارچ کی صبح کو حیدرآباد شہر کے لئے روانہ ہو گئے۔

اول الذکر وفد ۱۲ر مارچ کو دن کے بارہ بجے رائچور پہنچا۔ اور وہاں سے سیکرٹری محمد سلمان صاحب کو ہمراہ لے کر شام کے پانچ بجے دیودرگ پہنچ گیا۔

جلسہ دیودرگ

دیودرگ کی جماعت بلحاظ تعداد چھوٹی سی جماعت ہے۔ مگر اس کمی تعداد کے باوجود مخلصین کی جماعت ہے۔ اور یہاں کے دوست باوجود غریب ہونے کے سلسلہ کی ترقی اور خدمت کے لئے دلوں میں ایک تڑپ رکھتے ہیں۔ چنانچہ اس جماعت نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر جلسہ کا انتظام کیا۔ اور نوجوان خدام الاحمدیہ کے ممبران نے کافی سرگرمی دکھائی۔ وہاں دوسرے افراد نے بھی کافی کام کیا اور یہاں کا جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ محمد سلیم صاحب سیکرٹری تبلیغ نے اطلاع دی ہے کہ جماعت کے ہر فرد نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کی۔ شہر میں جلسہ سے دو روز قبل پوسٹر لگوا دیئے گئے تھے۔ پروگرام کے مطابق مبلغین کا وفد ۱۲ر کی شام کو جب احمدیہ فضل ... ریوی میں پہنچا تو خدام نے نعرہ ہائے تکبیر سے اس کا استقبال کیا۔ رات کو ساڑھے آٹھ بجے جلسہ شروع ہوا۔ صدارت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری نے کی۔ مولوی عبداللہ صاحب مالاباری اور مولوی محمد سلیم صاحب مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ لاؤڈ سپیکر اور روشنی کا انتظام تھا۔ جلسہ میں غیر مسلم معززین دکلار اور کانگریس ورکروں نے شرکت کی جلسہ میں حاضرین کی تعداد ۵۰۰ تھی۔ اللہ تعالیٰ اس جماعت کے تمام افراد کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جلسہ حیدرآباد دکن

حیدرآباد اور سکندرآباد کی جماعتوں نے اپنے مشترکہ سالانہ جلسہ کی تشہیر کے لئے پوسٹروں۔ ہینڈبلوں اور انفرادی دعوتوں کے علاوہ مقامی اخبارات میں بھی اعلانات شائع کئے تھے۔ جن میں تحقیق حق اور صداقت احمدیت معلوم کرنے کی دعوت دی گئی تھی چنانچہ بڑے پوسٹر تین ہزار۔ چھوٹے پوسٹر دو ہزار اور ہینڈبل ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر لگوائے اور تقسیم کئے گئے تھے۔

چنانچہ مقررہ پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ کی بلڈنگ واقع افضل گنج موسومہ "احمدیہ جوبلی ہال" میں ۱۷ر و ۱۸ر مارچ کو جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پہلے روز خطبہ استقبالیہ سیٹھ محمد معین الدین صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد نے پڑھا۔ "زندہ خدا" کے موضوع پر مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدرآباد دکن نے اور "زندہ نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر مولوی پی عبداللہ صاحب فاضل مالاباری نے اور "زندہ کتاب قرآن کریم" کے موضوع پر مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلی نے اور "زندہ مذہب اسلام" کے موضوع پر مولوی محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ نے تقریریں کیں۔

جلسہ کے دوسرے روز یعنی ۱۸ر مارچ کو "حقیقی اسلام" کے موضوع پر محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس نے اور "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" کے موضوع پر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری نے اور "احمدیت کا ..." کے موضوع پر مولوی عبداللہ صاحب فاضل ملاباری نے اور "موعود اقوام عالم" کے موضوع پر مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلی نے اور "زمانہ حاضرہ کے مسائل" پر مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے تقریریں کیں۔ پہلے روز کے جلسہ کی صدارت محترم حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین نے کی۔ اور دوسرے روز کے جلسہ کی صدارت محترم سیٹھ اعظم صاحب سیکرٹری مال حیدرآباد نے کی۔

مقامی اخبارات میں سے بعض نے جلسہ کی کارروائی شائع کی۔ اور شہر کے ہر طبقہ نے جلسہ میں شرکت کی۔

محترم سیٹھ علی محمد اے الہ دین صاحب ایم۔ اے کی کوششوں سے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے ہال میں مورخہ ۲۱ر مارچ کو شام کے ساڑھے چھ بجے "ضرورت مذہب" کے عنوان پر مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس کی انگریزی تقریر کا انتظام کیا گیا تھا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق یہ تقریر ہوئی جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔ اور صدر صاحب نے بہت اچھے ریمارکس دیئے۔ اس لیکچر کے لئے خود وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی طرف سے اشتہارات شائع کئے گئے تھے۔

مبلغین اور علماء کا یہ وفد ۱۳ر تا ۲۲ر مارچ حیدرآباد میں مقیم رہا۔ اور سالانہ جلسہ کے علاوہ انفرادی ملاقاتوں کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یہ ملاقاتیں ہر طبقہ کے معززین سے ہوئیں۔ جن کا اچھا اثر رہا۔ الحمد للہ۔

۲۲ر مارچ کی صبح کو تین کاروں کے ذریعہ علماء کا قافلہ سیٹھ محمد معین الدین صاحب کی معیت میں کوسگی کے لئے روانہ ہو گیا۔ اور رات کو کوسگی میں جلسہ کر کے ۲۳ر کی رات کو چنت کنٹہ پہنچ گیا۔ اور ۲۴ر تا ۲۸ر مارچ چنت کنٹہ میں مقیم رہ کر اور جلسہ کر کے آتما کور ۲۸ر کو پہنچا اور وہاں سے ۲۹ر کی رات کو ہبلی (کرناٹک) کے جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہو گیا۔ کوسگی۔ آتما کور اور چنت کنٹہ کے جلسوں کی رپورٹ الگ شائع ہو چکی ہے

جلسہ ہبلی

اس جلسہ کی رپورٹ اخبار بدر میں شائع ہو چکی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مولوی مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی کی تبلیغی کوششوں سے محترم قاضی سید امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈی سی دھارواڑ نے احمدیت قبول کر لی ہے۔ ان کے احمدیت قبول کرنے کے متعلق تفصیلی رپورٹ آگے آئے گی۔

ہبلی سے مبلغین کا وفد مالابار کے دورہ کے لئے روانہ ہو گیا جہاں اسے پینگاڈی میں احمدیہ کانفرنس میں شرکت کرنا تھی۔ یہ کانفرنس مورخہ ۷ر و ۸ر اپریل کو وہاں کی مقامی جماعت کے زیر اہتمام اور اسی جماعت کے خرچ پر منعقد ہوئی۔ جو بہت کامیاب رہی۔ مالابار کی جماعتوں کے ۴۰۰ نمائندگان کے علاوہ ۴۸ مستورات نے بھی مختلف دور دراز کی جماعتوں سے آ کر شرکت کی۔ اس کانفرنس کی تشہیر وسیع پیمانہ پر کی گئی تھی۔ اس کانفرنس میں تمام مرکزی مبلغین نے حصہ لیا اور تقریریں کیں۔ اس کی تفصیلی رپورٹ بھی ابھی تک نہیں آئی آنے پر الگ شائع کر دی جائے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالابار کی تمام جماعتیں جو خدا کے فضل سے بہت اخلاص اور قربانی کا جذبہ رکھتی ہیں۔ ہمارے مبلغین کے ساتھ بہت زیادہ تعاون کرتی ہیں۔ چنانچہ اسی تعاون کا نتیجہ ہے کہ مالابار میں علاقائی زبان میں بہت سا لٹریچر شائع ہوتا رہتا ہے۔ اور اس کا سارا خرچ مقامی جماعتیں خود برداشت کرتی ہیں۔ اشاعت لٹریچر کے سلسلہ میں اول نمبر حیدرآباد دکن کی جماعتوں بالخصوص سکندرآباد اور چنت کنٹہ کا ہے لیکن اگر مالی پوزیشن کو ملحوظ رکھا جائے تو مالابار کی جماعتیں بھی اشاعت لٹریچر میں پہلا درجہ رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے

چنانچہ مالابار کی جماعتوں میں گذشتہ تھوڑے سے عرصہ میں مختلف قسم کے مفید ٹریکٹ اور تراجم تینتیس ہزار کی تعداد میں شائع کئے ہیں۔

اسی طرح بنگلور کی جماعت نے بھی قریباً دس ہزار کی تعداد میں مختلف ٹریکٹ شائع کئے ہیں جن کی فہرست الگ شائع کی جا رہی ہے۔

پینگاڈی اور کنانور (مالابار) کے کامیاب جلسوں کے بعد علماء کا وفد مدراس پہنچا۔ جہاں ایک مباحثہ غیر احمدی علماء سے طے پایا تھا۔ اس مباحثہ کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی۔ کہ محترم قاضی سید امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈی سی دھارواڑ علاقہ بمبئی جو ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ اور انہوں نے احمدیت کے لٹریچر کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ اور وہ گذشتہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر قادیان بھی تشریف لائے تھے انہوں نے ایک اشتہار عام کے ذریعہ غیر احمدی علماء کو دعوت دی۔ کہ چونکہ وہ احمدیت کی تعلیم سے متاثر ہو گئے ہیں۔ اور احمدیت ہی کو حقیقی اسلام سمجھتے

(باقی صفحہ ۷ پر)

عبودیت کاملہ سکھانے کیلئے بہترین معلّم نماز ہے

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

عبودیت کاملہ سکھلانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔۔۔۔ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق۔ حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو۔ تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند ہو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔ (الحکم جلد ۳ نمبر ۱۳ - ۱۲ر اپریل ۱۸۹۹ء)

شذرات

ہڑتالیں اور جلوس

پہلے تو یہ کہا جاتا تھا کہ غیر ملکی حکومت ہے اس کے خلاف ہڑتالیں اور جلوس اور ہنگامے جائز ہیں تا اسے مفلوج کیا جا سکے۔ لیکن معلوم اب اپنی حکومت کے خلاف ایسے طوفان بے تمیزی برپا کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ صوبائی حدبندی کے نتیجہ میں بمبئی میں جو قیامت خیز منظر رونما ہوا۔ الامان والحفیظ۔ ایک روز میں ایک سو چودہ بار گولی چلانی پڑی۔ اب پنجاب میں جگہ جگہ جلوس ہڑتالیں بھوک ہڑتالیں اور قید و بند اور پولیس گشت کی کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ نہ صرف اس تعلق میں بلکہ غیر تربیت یافتہ مدرسین کے سلسلہ میں بھی۔ اب ان کے صدر نے بھوک ہڑتال کر دی ہے۔ اپنی حکومت ہونے کے بعد یہ تو سمجھنا ضروری ہے۔ کہ ہمارے حاکم ہمارے ہی انتخاب کردہ ہیں۔ ان کو ہم ہی نے آئینی طور پر اختیارات عطا کئے ہیں۔ اور ان کو بہترین قابلیت کے مالک سمجھ کر منتخب کیا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ ہمارے ہموطن ہیں ان کے دل میں ضرور وطن کا درد ہو گا پھر کوئی وجہ نہیں کہ آئینی رنگ میں اور افہام و تفہیم سے رفع مشکلات نہ کیا جا سکے۔ ورنہ امن کی بربادی خود ملک اور قوم کے لئے ہی نقصان دہ ہے۔ گویا ہم خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں

بھارت کے مسلمان

بھارت کے وزیر خارجہ ڈاکٹر سید محمود نے بمبئی میں ایک تقریر میں بیان کیا کہ تقسیم ملک کے بعد خاتمہ زمینداری و جاگیرداری کے نتیجہ میں مسلمانوں کی مالی و معاشی حالت بڑی ابتر ہو گئی ہے۔ شمالی ہند کے مسلمانوں کی ابتری اور زبوں حالی اور افلاس کو دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے۔ حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ اور خیال ہوتا ہے کہ اس ترقی کے دور میں جبکہ ہندوستان ترقی کر رہا ہے مسلمان کہاں تک اس کا ساتھ دیں گے (بحوالہ صدق جدید)

بھارت کی ۴½ کروڑ مسلمان آبادی کے متعلق حکومت کا فرض ہے کہ غور کرے اور ان کی اقتصادی ترقی کے لئے کامیاب منصوبے بنائے۔ جس ملک کی ایسی بڑی اقلیت مالی مشکلات میں گھری ہو اس ملک کی دیگر اقوام پر نقصان دہ اثر ہونا لازمی ہے۔ اس لئے ملک کی بھلائی بھی اسی میں ہے۔ اور اس بارہ میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

جب آئین کی رو سے ہر بھارت واسی کے حقوق کو برابر طور پر محفوظ کیا گیا ہے۔ تو حکومت کے ذمہ دار افراد کا کام ہے کہ ایسے قابل امداد طبقہ کی بہبودی کے لئے مؤثر عملی قدم اُٹھائے۔

ہندو اور لڑکیوں کو ورثہ

آجکل بھارتی پارلیمنٹ میں لڑکیوں کو حق وراثت دینے کا مسئلہ زیر غور ہے۔ اسلام نے تو آج سے چودہ سو سال قبل اس صنف نازک کے جملہ حقوق محفوظ کر دیئے لیکن دیگر بعض اقوام میں ابھی تک ان کے حقوق محفوظ نہیں۔ شکر کا مقام ہے۔ کہ آزادی کے نتیجہ میں ہمارے ملک میں بھی انکے جائز حقوق کی طرف توجہ دی جا رہی ہے۔ بعض ذمہ دار افراد نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے وہ قابل توجہ نہیں۔ مثلاً یہ کہ اس کے نتیجہ میں ہندوؤں کے اتنے کروڑ گھر اپنے تباہی کے گڑھے میں جا پڑیں گے۔ یہ بھی کہا گیا کہ اس قانون سے بہنوں اور بھائیوں میں دشمنی پیدا ہو جائے گی۔ یہ سب کچھ بے حقیقت ہے اور صرف ان کو جائز حقوق سے محروم کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔

ہندو دھرم اور ایک سے زیادہ شادی

مرد کو اسلام نے جو ایک سے زیادہ شادیوں کی اجازت دی ہے قابل اعتراض نہیں۔ چنانچہ راجہ نیپال کی تخت پوشی کے موقعہ پر یہ شائع ہوا ہے کہ وہاں کے راجگان دو شادیاں کرتے تھے۔ شری راجندر جی مہاراج کے والد بزرگوار کے کئی بیویاں تھیں۔ یہود و نصاریٰ کے مورث اعلیٰ حضرت ابراہیمؑ کی کئی بیویاں تھیں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ اسلام کی اجازت غیر مناسب نہیں۔

خطبہ جمعہ

اطمینان قلب حاصل کرنیکے کیلئے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اسکے ساتھ تعلق پیدا کرنا ضروری ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء بمقام زیورک سوئٹزرلینڈ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

مذہب اور لامذہبیت

میں بڑا فرق یہی ہے۔ کہ مذہب اس دنیا میں خدا تعالیٰ کو ایک فعال ہستی تسلیم کرتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اس دنیا میں اس قدر حوادث کا سلسلہ جاری ہے۔ اور دنیا کے حالات بعض دفعہ اس طرح مخفی ذرائع سے بدلتے ہیں۔ کہ اگر اس دنیا سے

اللہ تعالیٰ کا تعلق

تسلیم نہ کیا جائے۔ تو انسان کے لئے اطمینان حاصل کرنے کی کوئی صورت ہی نہیں رہتی۔ لیکن خدا تعالیٰ پر بھی صرف ایمان لانا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا اور اس سے فائدہ اُٹھانا بھی ضروری ہوتا ہے۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے

جیسے کوئی شخص پانی کی چھاگل اپنے پاس رکھے۔ لیکن پیاس لگنے پر پانی نہ پیئے۔ تو اس کی پیاس بجھ نہیں سکتی۔ مذہب سے بھی انسان اسی صورت میں فائدہ اُٹھا سکتا ہے جبکہ وہ

دعاؤں سے کام لے

اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکے۔ جب انسان ایسا کرے۔ تو وہ اس شخص کے مشابہ ہو گا جس کے پاس پانی موجود ہے اور وہ اسے پی بھی رہا ہے اگر پانی موجود نہ ہو۔ تو پیاس نہیں بجھتی۔ اور اگر پانی موجود تو ہو۔ لیکن پیا نہ جائے تب بھی پیاس نہیں بجھتی۔ پیاس تبھی بجھتی ہے۔ جب پانی بھی موجود ہو۔ اور پیا بھی جائے۔

حقیقت یہ ہے

کہ اس دنیا میں انسان ایسے وقت میں داخل ہوتا ہے جبکہ اسے کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ کہ دنیا کیا ہے اور اس دنیا میں اس کے کیا فرائض ہیں۔ صرف مذہب ہی اسے

خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت

دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق رکھنا اور اس سے دعائیں کرنا ہی اصل چیز ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم نہ کیا جائے۔ تو یہ دنیا ایک معمہ بن کر رہ جائے۔ اسی لئے فلاسفر ہمیشہ کشمکش کرتے رہتے ہیں کہ انسان کیا ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ اور اس کا دوسری چیزوں سے کیا تعلق ہے۔ اور وہ اس معمہ کو حل نہیں کر سکے کیونکہ یہ معمہ

خدا تعالیٰ کی راہنمائی

کے بغیر حل نہیں ہو سکتا۔ درحقیقت بعض چیزوں کو ماننے کے لئے انسان کو کسی ایسی ہستی پر یقین کرنا پڑتا ہے۔ جس کے سچا ہونے میں کوئی شبہ نہ ہو۔ ہم بعض باتوں پر محض اس لئے یقین کر لیتے ہیں۔ کہ وہ کسی معتبر آدمی نے کہی ہوتی ہیں۔ تو خدا پر کیوں اعتبار نہیں کر سکتے۔ جب یہ ساری چیزیں سمجھ آ جائیں۔ تو دنیا کا معمہ معمہ نہیں رہتا بلکہ ایک ایسا تسلسل نظر آتا ہے۔ جس کی ہر کڑی واضح اور ہر عقدہ حل شدہ ہوتا ہے۔

عید فنڈ

اس چندہ کے متعلق عام طور پر کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی آمد نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ صحیح طور پر ان کے مقاصد سمجھنے سے یہی مد سلسلہ کا بار اُتارنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن سکتی ہے۔ یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے اور اسوقت عملی طور پر اسکی شرح ہر کمانے والے کیلئے ایک روپیہ فی کس رائج ہو گئی تھی۔ اس وقت ایک روپیہ کی کچھ قیمت ہوتی تھی۔ ایک روپیہ سے من بھر اناج یا سیر بھر گھی خریدا جا سکتا تھا۔ اب روپیہ کی قیمت میں بہت کمی آ گئی ہے لیکن دوستوں کے ذہن میں ابھی اسکی پرانی شرح ایک روپیہ فی کس ہے حالانکہ آمدنیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن اس شرح پر بھی پچھلے سالوں میں بہت ہی کم دوست ادائیگی کرتے رہے ہیں۔ زیادہ تر دوست یا تو کچھ آنے دیتے ہیں یا سرے سے کچھ بھی نہیں۔

پس عید کی خوشی میں دوست جتنا مال خرچ کرتے ہیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے کم از کم اس مال کا نصف حصہ دین کے استحکام اور اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے دائمی راحت و آرام کے حصول کے لئے عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کو ادا کر دیا جائے۔ اور باقی نصف اپنے عزیزوں کی عارضی خوشنودی کے لئے عید منانے پر خرچ کیا جائے۔

عہدیداران کو ابھی سے اپنے احباب پر اس آمد کی وضاحت کرتے ہوئے عید فنڈ کی وصولی شروع کر دینی چاہیئے۔ یاد رہے کہ یہ فنڈ مرکزی ہے اور اس کی سالم رقم مرکز میں ہی آنی چاہیئے۔

ناظر بیت المال قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب پر اُسی طرح فرض جس طرح فرض نماز

ستیہ گرہ یا ایجیٹیشن

(از مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی۔اے قادیان)

مؤقر اخبار ریاست دہلی اپنے ۳۰ راپریل کے ایشوع میں رقمطراز ہے کہ:۔

"شاید ہی کوئی دن ایسا ہو گا جس روز پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرے نہ کئے جاتے ہوں اور ان مظاہروں کو مداری کا کھیلا سمجھتے ہوئے ان کے ذریعہ سے کامیابی کی توقع کی جاتی ہو۔ چنانچہ اگر سکول ماسٹروں کی تنخواہیں بڑھوانے کی ضرورت ہو تو تب پارلیمنٹ کے سامنے مظاہرے ہوتے ہیں۔ . . . . ٹانگہ والے اپنے ریٹ بڑھانا چاہتے ہوں تو تب ٹانگہ والوں کا جلوس پارلیمنٹ کے دروازے پر پہنچ جاتا ہے۔ ٹیکسی ڈرائیوروں کو کوئی شکایت ہو تو تب ٹیکسیاں پارلیمنٹ جانے والی سڑک کو روک دیتی ہیں، اور کلرک اپنا گریڈ بڑھانا چاہیں تو تب یہ جھنڈے ہاتھوں میں لئے پارلیمنٹ کے پاس جا پہنچتے ہیں۔ یعنی انڈین پارلیمنٹ کو ایک مذاق سمجھتے ہوئے جو شخص بھی چاہتا ہے اپنا جلوس وہاں لے جاتا ہے چنانچہ اس ہفتہ مرہٹہ ایجی ٹیٹر پارلیمنٹ کے اندر صحن میں بھی پہنچ گئے۔ اور ایک سادھو نے تو اپنی انتہائی حماقت اور بے وقوفی کا ثبوت دیتے ہوئے امریکن ایمبیسی کے دروازے پر بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ اور اس بھوک ہڑتال کی وجہ اس سادھو نے یہ بتائی کہ وہ اس بھوک ہڑتال کے ذریعہ امریکن گورنمنٹ کو دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے مجبور کرنا چاہتا ہے۔ یعنی اس سادھو کے خیال میں امریکن گورنمنٹ اس سادھو کی فاقہ کشی سے متاثر ہو کر اپنی پالیسی بدل دے گی"

انگریزوں کے زمانے میں اس عذر پر کہ انگریزوں کی حکومت بدیشی حکومت ہے۔ اور اس کے خلاف ہر جائز و ناجائز طریق استعمال کرنا جائز اور مناسب ہے۔ مہاتما گاندھی اور آزادی ہند کے دوسرے نیتاؤں نے حکومت کے خلاف مظاہرے ایجیٹیشن اور عدم تعاون کی تحریکات کو فروغ دیا۔ اور ملک کے سنجیدہ اور غیر سنجیدہ عوام کو یہ یقین دلایا کہ اس طرح ایجی ٹیشن کرنا ملک کے مفاد کے لئے ضروری ہے۔ اور یہی ایک طریق ہے جس سے بدیشی حکومت کو دور ہو سکتی ہے۔ اور آزادی ہند کی تحریک پنپ سکتی ہے۔

احمدیہ جماعت جو ایک امن پسند اور پابند قانون جماعت ہے باوجود ملکی آزادی کی حامی ہونے کے ہمیشہ اس بات پر زور دیتی رہی کہ اگر عوام کو غیر قانونی مظاہروں کی اجازت غیر ملکی حکومت میں دی گئی تو اس کا غیر صالح اثر لوگوں کے اخلاق پر پڑے گا۔ اور جب اس جدوجہد کے نتیجہ میں ملکی آزادی حاصل ہوئی اور ہماری اپنی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اور ایک غیر صالح جگہ بداخلاقی اور بدنظمی کا شروع ہو جائے گا۔ اُس وقت احمدیہ جماعت کی تخفیف اور کمزور آواز کو نقار خانہ میں طوطی کی آواز سمجھا گیا۔ اور بار بار اس امر کا اظہار کیا گیا کہ احمدیہ جماعت غلامانہ ذہنیت کی پرورش کرنے والی ہے۔ اور بدیشی انگریزوں کے اقتدار کو ملک پر لمبا عرصہ قائم کرنے کا باعث بنی ہوئی ہے۔ لیکن اب ان غیر ذمہ دارانہ تحریکات امن شکن کارروائیوں کے تلخ ثمرات ظاہر ہو رہے ہیں اور باوجود اس کے کہ ہمارے ملک کے محبوب اور ہر دلعزیز وزیر اعظم اور ان کے محنت کش ساتھی ملک کے طول و عرض میں دورے کرتے ہیں۔ اور امن شکن اور مفسدانہ ایجی ٹیشنوں کو ملک اور قوم کے مفاد کے منافی قرار دیتے ہیں۔ لوگ اس بے راہ روی سے باز نہیں آتے۔ اور وہ اس ڈگر سے کس طرح کنارہ کش ہوں جبکہ اس پر اُن کو ملک کے نیتاؤں اور آزادی ہند کے رہنماؤں بالخصوص مہاتما گاندھی جیسے مہاپُرشوں نے چلایا ہے۔

احمدیہ جماعت کی بنیاد اخلاق اور روحانیت پر ہے۔ اور اس کی کوئی تحریک خواہ سماجی ہو یا سیاسی اخلاقی اور روحانی پہلو سے خالی نہیں ہوتی۔ اور اس جماعت کے اصول مصلحتِ وقت سے وضع نہیں کئے گئے۔ بلکہ یہ آسمانی تحریک دنیا کے مالک و آقا خدا سے نور اور روشنی حاصل کر کے دنیا کو مستقل اخلاقی اور روحانی اقدار سے روشناس کرانا چاہتی ہے۔ اور یہ جماعت اب بھی اخلاقی اعتبار سے ایک مضبوط چٹان پر قائم ہے۔ اور جبکہ کانگرسی نیتاؤں اور آزادی ہند کے علمبرداروں نے ملکی حالات کی تبدیلی سے اپنی جدوجہد کے طریق کار میں بھی تبدیلی کر لی ہے۔ اور بعض اُن چیزوں کو جو اُن کے خیال میں بدیشی حکومت کے زمانہ میں جائز تھیں انہیں ناجائز قرار دیا جا رہا ہے۔ احمدیہ جماعت اب بھی اپنے اصول پر قائم ہے۔ اور جب کہ اس کے اصول اخلاقی اور روحانی اعتبار سے اور ملک کی ترقی اور سربلندی کے لئے مفید اور قابل عمل ہیں اس کو اپنے اصول بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت کے افراد آج بھی بہ بانگِ بلند اپنے عمدہ اصولوں اور کارآمد و مفید طریق کار کو ہر مجلس اور ہر موقعہ پر پیش کر سکتے ہیں۔ سچ ہے۔ کہ اخلاق اور روحانیت ہی کی آخرکار فتح ہوتی ہے۔

سرکاری مدارس اور رگھوپتی راجہ رام

مؤقر اخبار ریاست دہلی نے بعنوان بالا مولانا حفظ الرحمٰن صاحب جنرل سیکرٹری جمعیت العلماء ہند کے اُس فتوے کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے مہاتما گاندھی کے مشہور گیت "رگھوپتی راگھو راجہ رام" کے مسلمانوں کے واسطے مذہبًا ناجائز ہونے کے متعلق دیا ہے۔ ہم مولانا حفظ الرحمان صاحب کے کلمۂ حق کی تائید کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ریاست کی دلیری اور حق گوئی کی تعریف کرتے ہیں۔ اور مرکزی حکومت بالخصوص جناب وزیر اعظم ہندوستان اور شری ڈھیبر صاحب صدر آل انڈیا کانگرس کمیٹی سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں مداخلت کر کے ۲½ کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا احترام فرمائیں اور اس سیکولر پالیسی پر عمل پیرا ہوں جس کی خاطر یہ لاکھوں مسلمان کانگرس اور حکومت کا ساتھ دے رہے ہیں۔ (ایڈیٹر)

"مہاتما گاندھی مذہبًا ایک سناتن دھرمی ہندو تھے۔ اپنے سناتن دھرمی ہونے پر فخر کرتے تھے۔ اور آپ کا ایک مشہور گیت "رگھو پتی راگھو راجہ رام" نہ صرف تمام سیاسی جلسوں بلکہ سکولوں میں بھی پڑھائی شروع کرنے سے پہلے بچوں سے گوایا جاتا ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ سیتاجی کے شوہر سری رام چندر جی خدا تھے۔ جن کا نام اللہ بھی تھا اور ان رام چندر جی عبادت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ یہ واقعہ دلچسپ ہے۔ اور جمعیتہ العلماء کے جنرل سیکرٹری مولانا حفظ الرحمان کی اخلاقی جرأت کی داد دینی چاہیئے۔ کہ پیپری (ضلع مظفرپور بہار) کے ہیڈ ماسٹر نے آپ سے سوال کیا کہ جب سکول کی پڑھائی شروع ہوتی ہے تو سرکاری طور پر تمام بچوں سے یہ گیت گوایا جاتا ہے۔ کیا مسلمان بچوں کو یہ گیت گانا چاہیئے یا نہیں۔ اس خط کے جواب میں مولانا حفظ الرحمان نے جو فتوےٰ دیا ہے وہ یہ ہے:۔

"گاندھی جی کا یہ مشہور گیت اسلام کے بنیادی عقیدہ توحید کے بالکل خلاف ہے۔ اس لئے کہ اسلام کا سب سے بڑا اور بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ اللہ ایشور۔ خدا اُس ذات کا نام ہے جو نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کی اولاد، نہ کسی کا شوہر نہ بیوی، وہ ان تمام رشتوں سے پاک ہے اور اس کا کوئی ہمسر اور برابر نہیں۔ چنانچہ جب گیت میں رام۔ ایشور اور اللہ کو ایک ہی بتایا جا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی رام کو سیتاجی کا پتی اور سیتاجی کو رام کی دھرم پتنی کہا جا رہا ہے تو ظاہر ہے کہ اسلام اس کو قبول نہیں کر سکتا۔"

مولانا حفظ الرحمان ایک کانگرسی مسلمان اور کانگرس کے نمائندہ ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ آپ کے اس بیان کو دیکھتے ہوئے حق و صداقت کے لحاظ سے آپ کی اخلاقی جرأت کی داد نہ دینا بے انصافی اور فرض ناشناسی ہو گی۔ چنانچہ ہماری رائے ہے کہ اول تو اس گیت کو سکولوں میں گوایا ہی نہ جائے ایک سیکولر گورنمنٹ کے زمانہ میں کسی سرکاری ادارہ میں کسی مذہبی گیت کا گایا جانا مناسب نہیں ہمیں مذہب کو سرکاری اداروں اور سرکاری تقریبات سے دور ہی رکھنا چاہیئے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو مسلمان بچوں کو اس گیت کے گانے کے لئے مجبور کرنا یقینًا ان کے عقیدہ کے خلاف ایک جبر ہے جسے جائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اور جس پر گورنمنٹ کو سنجیدگی کے ساتھ غور کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اسلام میں شرک حرام ہے اور رام چندر جی کو خدا کہنا یقینًا شرک اور توحید کے منافی ہے۔

(ریاست دہلی ۳۰-۴/۵۶)

اخبار احمدیہ

۲۶ راپریل۔ شیخ عبدالحمید صاحب جز ناظر بیت المال بکار سلسلہ بٹالہ گئے۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ جودھی انبالہ اور چنڈیگڑھ گئے تھے اور ۲۸ راپریل کو بمقدمہ اکنازی جائداد صدر انجمن احمدیہ جناب چوہدری بشن لال صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین (جنرل) گورداسپور کی عدالت میں تین گھنٹے تک جرح ہوئی۔ آئندہ سماعت ۷ رمئی کو ہو گی۔ ۳ رمئی کو معائنہ مسل کی۔ احباب اس مقدمہ کے بابرکت اختتام کیلئے دعا فرمائیں۔ مقدمہ آخری مرحلہ پر ہے اور یہ آخری چند پیشیاں خاص اہمیت رکھتی ہیں۔

ملک صاحب پر گزشتہ ستمبر میں بٹالہ سے قادیان آتے ہوئے قادیان کے ایک قریبی گاؤں کے باشندہ سربنس سنگھ نے حملہ کیا تھا لیکن چند روز روپوش ہونیکے بعد ضربات کے نشانات کی وجہ سے گرفتار ہو گیا تھا اور پولیس نے اس کا چالان کر دیا تھا۔ جناب لکھمی رام صاحب بھگت ریذیڈنٹ مجسٹریٹ کی عدالت سے اسے ڈیڑھ سو روپیہ جرمانہ اور ایک روز کی قید کی سزا ہوئی ہے۔

۲۹ راپریل۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ ایک تبلیغی سلسلہ میں گورداسپور گئے۔

۳۰ راپریل۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب دبیرہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ دو ہفتہ کے قیام کے بعد ربوہ واپس چلے گئے۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

اشاعتِ اسلام اور جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کا فرض

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ نزیل قادیان)

جماعتی کام نظام اور تسلسل کو چاہتے ہیں۔ کسی کام کو مسلسل جاری رکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اس کام کو کرنے والے مخلص اور وفادار کارکن ہمیشہ میسر آتے رہیں۔ جس کی یہی صورت ہوتی ہے۔ کہ پرانے کارکنوں کی جگہ پُر کرنے والے نئے کارکن شوق سے میدانِ عمل میں آتے رہیں۔ دینی ہو یا دنیوی ہر تنظیم اپنی بقاء اور دوام کے لئے ایثار پیشہ کارکنوں کی محتاج ہوتی ہے۔

قرآن مجید نے مسلمانوں کے ذمہ یہ کام لگایا ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت کرتے رہیں۔ یہ کام ایک آدھ دن کا کام نہیں بلکہ یہ مستقل کام ہے۔ اس کا تقاضا ہے کہ اسے پوری قوت، پورے عزم، اور پورے نظام کے ساتھ جاری رکھا جائے جس کے لئے ہر قسم کے کارکنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہر زمانہ اور ہر خطۂ زمین کے لئے ایسے مبلغین اور مبشرین تیار کئے جائیں جو اپنا کام کرتے ہوئے کچھ وقت کے لئے دین کا کام کریں یا وہ دنیوی کام سے فارغ ہو کر اپنا سارا وقت تبلیغ دین میں صرف کرنے والے ہوں۔ پھر ایسے معلمین اور مدرسین کی بھی ضرورت ہے جو مرکز میں رہ کر پورے خلوص کے ساتھ نونہالانِ دین اور نئی نسل کی تعلیم و تربیت کا فرض ادا کریں۔ ظاہر ہے۔ کہ تعلیم و تربیت اور تبلیغ و اشاعت کا یہ وسیع کام پایۂ تکمیل تک پہنچنے کے لئے مضبوط مالی نظام اور وسیع جماعتی استحکام کو چاہتا ہے۔ جس کے لئے پھر مخلص کارکنوں کی ضرورت ہے۔ غرض ہر اہم اور بنیادی کام کا دارومدار جوشیلے اور پُرجوش دل کارکنوں پر ہوتا ہے۔

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس لئے مبعوث فرمایا ہے تا ساری دنیا پر اسلام کی حجت ... کو اسلام کی دعوت دی جائے۔ ... کو دلیل اور برہان کے ساتھ اسلام ... پھیلایا جائے۔ یہ اہم کام جماعت احمدیہ کے قائم کئے جانے کی علت غائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو وصیت فرمائی ہے۔ کہ وہ ہر ممکن ذریعہ کو کام میں لا کر اس عالی شان مقصد کو ... کریں۔ اب یہ جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس کام کو ایسے اسلوب سے جاری رکھے اور اس انداز میں اسے وسیع سے وسیع تر کرتی چلی جائے کہ مستقبل قریب میں زمین کے چپہ چپہ پر خدا کی توحید پھیل جائے اور انسان اپنے خالق و مالک کے آستانہ پر جھک جائیں اور دنیا امن کا گہوارہ بن جائے۔

یہ بے نظیر کام عام تنظیم اور دنیا کے طریق پر کام کرنے والے کارکنوں کے ذریعہ سے سرانجام نہیں پا سکتا۔ نیز یہ چند آدمیوں اور کچھ عرصہ کا کام نہیں۔ اس کے لئے دیوانہ وار کام کرنے والے بے شمار مجاہدین کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے اپنی ساری زندگی راہِ خدا میں وقف کرنے والے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے دنیا سے بے نیاز ہو کر خدا کی راہ میں کام کرنیوالے ہر شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے مخلصین کی ضرورت ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے مقام اور اپنے کام کے لحاظ سے قربانی کے میدان میں آگے بڑھیں۔ کیونکہ بلند نصب العین کو پانا بہت بڑی ہمت اور بہت بڑی قربانی کو چاہتا ہے۔ ہندوستان و پاکستان بننے کے بعد قادیان کے مرکز پر ہندوستان میں اشاعتِ اسلام کی ذمہ واری ہے۔ ہندوستان کی جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اس ذمہ داری کو ادا کرنے کے لئے سکیم بنائیں اور پوری ہمت کے ساتھ اس پر عمل کریں۔ جب کسی تھوڑی تعداد والی جماعت پر بہت بڑا بوجھ ڈالا جاتا ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اس جماعت کے افراد کو چاہیئے کہ اپنے کام کی مقدار کو غیر معمولی طور پر بڑھا دیں۔

ہندوستان کی احمدی جماعتوں پر لازم ہے۔ کہ وہ اشاعتِ اسلام کی پُرامن سکیم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نئی پود کی اعلیٰ تربیت کریں۔ اپنے بچوں اور نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کریں تا وہ صحیح رنگ میں تعلیم حاصل کر کے غیر مسلموں تک پیغام حق پہنچا سکیں۔ اور مرکز میں انتظامی کاموں کو سنبھال سکیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اس کے بندوں نے ہی کرنا ہے۔ اس وقت دین پر عسرت کا دور ہے۔ اس دور میں اس کی مدد کرنے والے اور اس کے لئے قربانی کرنے والے آسمان پر خاص عزت پائینگے۔ حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ احمدی احباب کو بار بار اس طرف توجہ دلا رہے ہیں۔ ہمیں چاہیئے کہ فوراً اس طرف توجہ کریں۔ بروقت کام نہ کرنا بھی بہت بڑے خسران کا دلیل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے ... اس کی تقدیر کو اپنی تدبیروں اور کوششوں سے جلد بروئے کار لانے والے ہوں۔

ہمت ایں اجر قدرت واد ہمت ایسا فی درست
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

محترم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل کا انتقال

ربوہ ۲۱ راپریل یہ خبر جماعت میں نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ محترم خواجہ غلام نبی صاحب سابق ایڈیٹر الفضل پچھلے دنوں کھاریاں ضلع گجرات میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ تقسیم ملک کے بعد سے کھاریاں میں ہی مقیم تھے۔ آپ ابتدا ہی سے الفضل کے ساتھ وابستہ رہے اور قریباً تیس سال سے زائد عرصہ تک بطور ایڈیٹر الفضل آپ نے سلسلہ کی انتھک خدمات سرانجام دیں۔ حتیٰ کہ اسی عہدہ سے آپ ۱۹۴۶ء کے اواخر میں ریٹائر ہوئے۔

کل مورخہ ۲۰ راپریل ۱۹۵۶ء مطابق ۸ ر رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ اور خطبہ جمعہ میں آپ کی خدمات سلسلہ کا نہایت شاندار الفاظ میں ذکر فرمایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنے خاص فضل سے آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز آپ کے پسماندگان کا ہر طرح حامی و ناصر ہو۔ آمین اللھم آمین۔

(الفضل ۲۲/۴/۵۶)

(از ادارہ بدر) حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے آخری ایام میں گو الحکم اور بدر جاری تھے لیکن بعض وجوہات سے ایک اور اخبار کی ضرورت تھی۔ "جو احمدیوں کے دلوں کو گرمائے۔ ان کی سستی کو جھاڑے۔ ان کی محبت کو ابھارے۔ ان کی ہمتوں کو بلند کرے۔" چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت بے سروسامانی کی حالت میں الفضل کا اجراء فرمایا۔ روپیہ نہیں تھا۔ آپ کے حرم اول نے بے نظیر قربانی کر کے اپنا زیور دیا۔ جسے فروخت کر کے اخبار کا اول سرمایہ بنایا گیا۔ پھر حضرت ام المومنین اعلیٰ اللہ درجاتہا نے ایک زمین فروخت کرنے کے لئے عنایت فرمائی اسی طرح حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ نے روپیہ اور زمین دی۔ ان کوائف کو بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ محترم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم کا ذیل کے الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں :-

"الفضل کا دفتر اس وقت نواب محمد علی خان صاحب کے مکان میں تھا اور وہیں مرزا محمد اشرف صاحب جو اب محاسب صدر انجمن احمدیہ ہیں رہا کرتے تھے۔ ان کے پاس اس وقت ان کے وطن کا ایک نوجوان رہتا تھا جس کی مونچھیں اور داڑھی ابھی نہ نکلی تھیں۔ یہ نوجوان ایک اور نوجوان سے مل کر عین دفتر "الفضل" کے سامنے بیٹھ کر "پیغام صلح" کی تائید اور "الفضل" کی غلطیوں پر بڑے زور سے بحثیں کیا کرتا تھا۔ ہمارے قاضی (اکمل) صاحب کو اس کی یہ حرکت بہت ناپسند تھی اور مجھے بعض دفعہ کہتے کہ "الفضل" کے دفتر میں ایسی گفتگو سخت مضر ہے۔ مگر میرے دل میں اس نوعمر نوجوان کی یہ بات دو متضاد جذبات پیدا کیا کرتی تھی۔ میں اس کے ناواقفی کے اعتراضوں کو ناپسند بھی کرتا اور اس کے اس فعل کو عین دفتر الفضل کے دروازے کے سامنے بیٹھ کر وہ اس بحث کو چھیڑتا تھا استعجاب کی نگاہ سے بھی دیکھتا تھا۔ یہ نوجوان بعد میں قادیان سے چلا گیا اور اس نے "پیغام صلح" میں ہمارے مخالف بعض مضامین بھی لکھے۔ اس وقت اسے یہ معلوم نہ تھا۔ کہ خدا نے اس کے لئے کیا مقدر رکھا ہوا ہے۔ قدرت اس کو کسی اور راہ پر چلانا چاہتی تھی۔ اور وہ قدرت کے ہاتھوں سے بچ کر کہاں جا سکتا تھا۔ آخر گرفتار ہوا اور میری بیعت کی اور کچھ دنوں کے بعد اسی دفتر میں جس کے دروازہ پر بیٹھ کر وہ "الفضل" اور پیغام کا مقابلہ کیا کرتا تھا۔ اور "پیغام صلح" کی پالیسی کو ترجیح دیا کرتا تھا وہ داخل ہو گیا۔ اور آج اس کی ایڈیٹری کے عہدہ پر ممتاز ہے۔ آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ نوجوان میاں غلام نبی صاحب بلانوی ایڈیٹر الفضل تھے۔ خدا کی قدرتیں بھی عجیب ہیں۔ سفر کہاں سے شروع ہوا اور کہاں آ کر ختم ہوا۔ والامور بخواتیمھا۔" (الفضل ۴/۷/۴۲)

شکریہ

ہمارے اڑیسہ کے مبلغ سید فضل عمر صاحب کی درخواست پر مکرم جناب مولوی سید منصور علی صاحب بی۔اے۔ بی۔ ایل کٹک اڑیسہ نے قرآن کریم کے ترجمہ بزبان اڑیہ کا ایک نسخہ مرکزی لائبریری قادیان کے لئے مفت عنایت فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

یہ ترجمہ سید صاحب موصوف نے خود بڑی محنت سے کر کے شائع کیا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

جماعتہائے جنوبی ہند کے سالانہ جلسے

(صفحہ نمبر ۲ سے آگے)

ہیں۔ اس لئے اگر کوئی سنی عالم احمدی علماء سے مباحثہ کرنا چاہے تو وہ اپنی موجودگی میں کروانا چاہتے ہیں تا وہ احمدیت قبول کرنے سے قبل مباحثہ سن کر اچھی طرح جائزہ لے لیں۔ چنانچہ مدراس کے ایک غیر احمدی عالم نے اس چیلنج کو قبول کیا اور مباحثہ پر آمادگی ظاہر کی۔

قاضی امیر الدین صاحب نے اسے لکھا کہ وہ مورخہ ۱۲ ر اپریل کو مدراس پہنچ جائیں گے۔ اور وہیں مباحثہ ہو جائے۔ چنانچہ قاضی صاحب پروگرام کے مطابق مدراس پہونچ گئے۔ ہمارے تبلیغی وفد کے تمام علماء بھی مدراس پہونچ گئے۔

وہاں مباحثہ ہوا۔ جس میں خدا کے فضل سے احمدیت کو فتح ہوئی۔ اور قاضی صاحب بیعت کر کے آغوش احمدیت میں آگئے۔ الحمد للہ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کو استقامت عطا فرمائے اور ان کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ اور مخالفین کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ بسیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں قاضی صاحب کی بیعت بھجوا دی گئی تھی۔ جس پر حضور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ اور قاضی صاحب کے لئے دعا فرمائی ہے۔

اسی دورہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کالیکٹ کی جماعت نے جلسہ "یوم پیشوایان مذاہب" منعقد کیا۔ یہ جلسہ مولوی عبد اللہ صاحب فاضل مبلغ مالابار کی صدارت میں ہوا۔ مقامی جماعت کے نوجوانوں نے جلسہ گاہ کو نہایت شاندار طریق سے سجایا تھا۔ اور سرخ کپڑوں پر مختلف قطعات آویزاں کئے گئے تھے۔ جلسہ گاہ کے باہر جماعت کی طرف سے مفت اور قیمتاً تقسیم لٹریچر کا انتظام بھی تھا۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ کالیکٹ بلکہ سارے مالابار کے علاقہ کے نوجوان اور بوڑھے سلسلہ کی خدمت کے لئے بہت چست ہیں۔ اور ان سب کی سرگرمیاں قابل تعریف ہیں اس جلسہ میں مسٹر ریورنڈ کے۔ ایم ماتھن صاحب بی۔ اے نے حضرت عیسیٰؑ کی تعلیمات کے متعلق اور مسٹر کے دیو کرشنن صاحب بی۔ اے ایل ایل نے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اور مولوی بشیر احمد صاحب فاضل سنسکرت نے کرشن جی پر تقریریں کیں۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری نے "اقوام عالم میں اتحاد کے لئے جماعت احمدیہ نے کیا کام کیا" کے موضوع پر تقریر کی۔ اردو تقریروں کے ترجمے ملیالم میں مولوی محمد ابو الوفاء صاحب مبلغ کالیکٹ نے کئے۔

خاص امور

۱۔ اخراجات دورہ خوشی کا مقام ہے کہ مبلغین کے اس دورہ کے اخراجات کا بیشتر حصہ جنوبی ہند کی جماعتوں نے خود برداشت کیا۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے چنتہ کنٹہ کوسگی اور آتماکور کے جلسوں کے تمام اخراجات برداشت کرنے کے علاوہ مبلغین کے لئے حیدرآباد تک کے اخراجات برداشت کئے۔ اور تبلیغی مفاد کی خاطر بے دریغ روپیہ خرچ کیا۔ ان اخراجات میں سیٹھ صاحب کے بھائی سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب کا بھی حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان برادران کی اولاد پر اپنا خاص فضل فرمائے اور ان کے اخلاص اور مال میں برکت دے۔

۲۔ مجموعی اخراجات اس دورہ میں اخراجات کا کل اندازہ قریباً آٹھ ہزار روپیہ ہے۔ اور مرکز کو اس دورہ میں برائے نام سا خرچ کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ اخراجات کا اکثر حصہ مقامی جماعتوں اور مخیر اور مخلص احمدی احباب نے خود برداشت کیا ہے۔ اور اس طرح سارے جنوبی ہند نے پورے تعاون کے ساتھ مرکز کا ہاتھ بٹایا ہے۔ بے شک اس کا فائدہ مرکز کو بھی پہنچا ہے۔ لیکن مقامی جماعتوں کا بھی اس میں سراسر فائدہ ہے۔ کیونکہ ان کے تبلیغی حلقے بہت وسیع ہو گئے ہیں۔ جن سے وہ آئندہ فائدہ اٹھا سکیں گی۔ اور مرکز انشاء اللہ ان کے ساتھ ہمیشہ پورا تعاون کرے گا۔

مزید تعاون جنوبی ہند کی جماعتوں نے مرکز کے ساتھ پورا تعاون کر کے تبلیغ کی وسعت کے لئے جو کچھ کر دکھایا ہے وہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی جماعتوں کے لئے قابل تقلید ہے۔ اگر دوسرے صوبے بھی جنوبی ہند کی پیروی میں اپنے ہاں جلسوں کا انتظام کر کے مرکز سے مبلغین اور علماء کا مطالبہ کریں تو مرکز ان کو پورے تعاون کا یقین دلاتا ہے۔ اگر دوسرے صوبے اپنے مقامی حالات کے ماتحت پورے اخراجات نہ برداشت نہ کر سکتے ہوں تو نہ سہی مگر ان کو کسی قدر اخراجات بخوشی اپنے اوپر وارد کر کے اپنے علاقوں میں تبلیغ کو وسعت دینی چاہیئے۔ تا جماعتیں بیدار ہو کر اپنے فرائض کو کماحقہٗ ادا کر سکیں۔ اس کے لئے استطاعت رکھنے والے احمدی احباب اگر اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ اور خدا کے فضل تمام صوبوں میں استطاعت رکھنے والے دوست موجود ہیں۔ اور اخلاص بھی رکھتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

۳۔ شکریہ احباب جنوبی ہند کی قریباً تمام جماعتوں نے اپنے اپنے ہاں بڑے پیمانہ پر دعوتوں کا انتظام کر کے اور ان دعوتوں میں غیر احمدی اور غیر مسلم معززین کو مدعو کر کے مبلغین اور جماعت کے ساتھ ان کا تعارف کروا کر بہت بڑا کام کیا ہے۔ مخالفین ہماری جماعت کے خلاف طرح طرح کی بدظنیاں عوام میں پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور بہت سی غلط باتیں ہماری جماعت کیطرف منسوب کرتے ہیں۔ ایسے جلسوں کے انعقاد اور دعوتوں کے ذریعہ ٹی پارٹی کا انتظام کر کے جماعتوں نے عوام کو بڑے پیمانہ پر جماعت سے متعارف کرا دیا ہے اور وہ تمام جماعتیں اور افراد جنہوں نے ایسے انتظامات میں حصہ لیا ہے ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

۴۔ شکریہ مبلغین کرام تمام مبلغین کرام جنہوں نے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے دورہ کیا اور جماعتوں اور افراد کو اپنی تقاریر اور روحانیت سے مستفیض فرمایا ہے نظارت ہذا ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہے۔ جزاہم اللہ۔

۵۔ اجتماعی دعائیں جیسا کہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے اس دورہ میں ہمارے مبلغین نے ہر جگہ اجتماعی دعا کا پروگرام بھی بنایا تھا۔ اور اس کے مطابق حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے مرکز کی مضبوطی اور جماعت کی ترقی کے لئے دعائیں ہوتی رہیں۔ الحمد للہ۔

۶۔ مجالس خدام الاحمدیہ جنوبی ہند کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ نے ہر جگہ کافی سرگرمی اور ذمہ داری سے کام کیا۔ اور انہی ان تھک کوششوں سے جلسوں کو کامیاب بنایا۔ اور محنت و مشقت کے جتنے کام تھے ان میں بخوشی حصہ لیکر ثابت کر دیا ہے کہ وہ آئندہ جماعت کے کاموں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ نظارت ہذا جنوبی ہند کی تمام مجالس خدام الاحمدیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کی مساعی اور انکی مساعی کی کامیابی کیلئے انکو مبارکباد دیتی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

پرچا ہمہ کی او شدھالیہ قادیان

یہ خدا کا فضل و احسان ہے کہ موجودہ غیر معمولی حالات میں بھی قادیان دار الامان نے اپنی گذشتہ شاندار روایات کو پرچا ہمہ کی اوشدھالیہ کے دواخانہ کے ذریعہ قائم رکھا ہوا ہے۔ اس دواخانہ میں حضرت حکیم الامت شاہی طبیب مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ کے صد تیر بہدف اور شہرہ آفاق نسخہ جات بہت احتیاط اور صفائی کیساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو بڑے بڑے رؤسا۔ لیڈران قوم بالخصوص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے زیر استعمال آ کر فائدہ عام کی سند حاصل کر چکے ہیں سینکڑوں ہزاروں مایوس العلاج مریض خدا کے فضل سے اس دواخانہ کی ادویہ سے پرانی مزمن اور خطرناک بیماریوں سے نجات حاصل کر چکے ہیں۔

آجکل یہ دواخانہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر انتظام جناب فخر الاطباء حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ممبر آیورویدک اینڈ یونانی کونسل آف بہار اسٹیٹ و وائس پریزیڈنٹ آل پنجاب طبی کانگریس سند یافتہ ماہر طبیب کی زیر نگرانی میں قائم ہے۔

اس دواخانہ کے بعض مشہور مرکبات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

(۱) **حبوب ٹھہرا** جن عورتوں کے حمل ضائع ہو جاتے ہیں یا بچے پیدا ہو کر بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں انکے لئے یہ بےنظیر تحفہ ہے۔

(۲) **دوائی فضل الٰہی**۔ اس دوائی کے استعمال سے ان عورتوں کے ہاں جن کے صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں خدا کے فضل سے ننانوے فی صدی لڑکا پیدا ہوگا بارہا کی تجربہ شدہ دوائی ہے۔

(۳) **سرمہ نینا سکھ**۔ یہ بہت ہی کارآمد سرمہ ہے گکروں۔ کمزوری نظر پانی کا بہنا۔ آنکھوں کی سرخی۔ چھپروں کی خارش دھند وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

(۴) **مہامرت (تریاق کبیر)** یہ اسم بامسمّٰی تریاق ہے! مرت دھارا سے کہیں مفید ہے۔ کھانسی۔ نزلہ۔ پیٹ درد۔ سر درد ہیضہ۔ بچھو یا سانپ کے کاٹنے پر تجربہ شدہ اور فوری علاج ہے۔

(۵) **زرد جام عشق**۔ بہت مشہور اور مفید عام نسخہ ہے۔ مشک زعفران اور دوسرے قیمتی اجزاء سے تیار شدہ ہے اعصاب اور پٹھوں۔ قوت باہ اور امساک کے لئے آزمودہ ہے۔

(۶) **حب جند**۔ اعصابی کمزوری ہسٹریا۔ دماغی تھکن۔ مالیخولیا۔ وہم اور خوف دہراس اور نیند نہ آنیکے لئے عجیب النفع دوائی ہے

(۷) **شافکسن**۔ ملیریا کے بخار کی بےنظیر دوائی ہے جس نے کونین کی ضرورت سے مستغنی کر دیا ہے۔

(۸) **تحسین منجن**۔ دانتوں اور مسوڑھوں کی بیماریوں کا بہترین علاج اور دانتوں کو موتیوں کی طرح سفید رکھنے والا۔

(۹) **مروارید ی**۔ خالص اور اعلیٰ اجزاء سے تیار کردہ سینکڑوں سال کا مجرب نسخہ ہے جو بطرز جدید تیار کیا گیا ہے یہ ایسی مجرب دوا کہ بڑے بڑے اطباء۔ ڈاکٹر۔ رؤسا۔ امراء اور بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے یہ دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بیحد مفید ہے دماغ کو روشن اور شگفتہ رکھتی ہے اور دل کی تقویت کے لئے بےمثل ہے اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔

(۱۰) **تریاق سل**۔ یہ دوا سل کے مادہ کو دور کرنے کیلئے اکسیر کا کام کرتی ہے جو لوگ اس موذی مرض کا شکار ہیں وہ اس تجربہ شدہ اور زود اثر دوائی کو ضرور استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔

دواخانہ کے مرکبات کی مکمل فہرست مع ترکیب استعمال اور قیمت وغیرہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرما دیں۔ یا خود تشریف لائیں۔

مینجر پرچا ہمہ کی اوشدھالیہ۔ قادیان۔ پنجاب۔ انڈیا

تحریک درویش فنڈ میں وصولی ماہ اپریل ۱۹۵۶ء کی فہرست اور اعلان دعا

جن احباب کی طرف سے ماہ اپریل میں درویش فنڈ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں وصول ہوئی ہیں۔ ان کی اسم وار فہرست ذیل میں شائع کی جا رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان مخلصین کے کاروبار اور خاندانوں میں برکت ڈالے۔ اور مزید خدمات کے مواقع عطا فرمائے۔

اس فنڈ کی ضرورت اور اہمیت کے متعلق بیشتر ازیں مختلف اوقات میں بذریعہ اخبار بدر اور جماعتی و انفرادی رنگ میں تحریکات کرتے ہوئے توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ اور اس فنڈ کو بڑھانے اور مضبوط بنانے کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد بھی احباب تک پہنچایا جا چکا ہے۔

مستقل ماہوار ضروری اخراجات کے مقابل یہ موجودہ آمد درویش فنڈ بہت کم ہے۔ اور اس میں ابھی بہت اضافہ کی ضرورت ہے۔ بہت سے احباب ایسے ہیں۔ جنہوں نے اخلاص کا اظہار کرتے ہوئے ماہوار ادائیگی کے لئے وعدہ مرکز میں بھجوائے تھے۔ مگر ان کی طرف باقاعدگی نہیں ہوتی۔ ایسے احباب باقاعدگی سے ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور اپنے بقایاجات ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

جو احباب کسی مجبوری کی وجہ سے قبل ازیں وعدے نہ کر سکے ہوں وہ اب اس تحریک میں شرکت فرمائیں اور جو احباب ہر ماہ درویش فنڈ میں شمولیت کی استطاعت نہ رکھتے ہوں ان کو چاہئے کہ وقتاً فوقتاً اس تحریک میں حسب توفیق شریک ہونے کی سعادت حاصل کریں۔

فہرست وصولی درویش فنڈ ماہ اپریل ۱۹۵۶ء

نام	رقم	نام	رقم
مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن	۹/۹/۰	مکرم غلام قادر صاحب شرق سکندرآباد	۱۰/۸/-
” یوسف احمد اللہ الدین صاحب سکندرآباد دکن	۵/-	” حافظ صالح محمد صاحب ایم ایس سی سکندرآباد	۶/۰/۰
” حسن محمد صاحب چنتہ کنٹہ	۳۶۰/-	” سید جہانگیر علی صاحب فلک نماد ”	۵/۰/۰
” نذیر احمد صاحب ڈار افریقہ	۸/۹/-	” عبد الصمد صاحب چڑچڑلہ ”	۳۰/۱۲/-
” سید داؤد احمد صاحب مظفرپور	۲/۰/۰	مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ محمد عبد القادر صاحب اگوری ”	۳/۱۱/۰
” خواجہ غلام محمد صاحب ڈار آسنور	۱۴/۴/۰	مکرم عبد الحمید خان صاحب کیرنگ	۱/۰/۰
” ماسٹر قمر الدین صاحب سمبلپور	۳/۰/۰	” حافظ صالح محمد صاحب ایم ایس سی سکندرآباد	۱/۰/۰
” ایم-این غلام الدین صاحب کماکھیانگر	۱/۰/۰	” سید جہانگیر علی صاحب سکندرآباد	۵/۲/۰
” نور الحق صاحب سمبلپور	۵/۰/۰	” عبد الشکور محمد عثمان صاحب شولاپور	۱/۰/۰
” کالے خان صاحب سری پار	۳/۰/۰	” محمد احمد صاحب سولیجہ کاپنور	۸۰/۰/۰
” خواجہ غلام محمد صاحب ڈار آسنور	۴۸/۱۲/-	میزان کل	۵۹۱-۵-۰

وہ موصی جن کی وصیتیں منسوخ ہیں سے کوئی چندہ نہ لیا جائے

ایسے موصی احباب کے متعلق جن کی وصیتیں بوجہ بقایا منسوخ ہو چکی ہیں یہ قاعدہ ہے کہ :-

” جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک وصیت کا چندہ ادا نہیں کرتا اسکی وصیت منسوخ کی جائے۔ اور آئندہ اس سے جبتک توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔۔۔ “

اس قاعدہ پر پوری طرح عمل نہیں ہو رہا بعض ایسے موصی ہیں جن کی وصیتیں منسوخ ہیں بغیر اجازت حاصل کئے گاہے گاہے چندہ دیتے رہتے ہیں ایسے احباب سے درخواست ہے کہ اگر انکے حالات اس قابل ہوں کہ وہ منسوخی تک کا تمام بقایا ادا کر سکتے ہوں تو ادا کر کے وصیت بحال کروالیں۔ اور جو اس قابل نہیں وہ ناظر صاحب بیت المال سے چندہ ادا کرنے کی اجازت حاصل کریں۔ بصورت دیگران سے چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

سیکرٹری صاحبان مال بھی اس امر کی سختی سے پابندی کریں کہ ایسے موصیوں سے جن کی وصیتیں بوجہ بقایا منسوخ ہیں جب تک وہ مرکز سے اجازت حاصل نہ کریں ہرگز کوئی چندہ نہ دیا جائے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

منسوخی وصایا

مندرجہ ذیل موصیان کی وصایا مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ نمبر ۵ مورخہ ۵/۵۶ کے ذریعہ بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ کردی ہیں۔ اب حضرت اقدس کے فیصلہ کے مطابق ان سے کسی قسم کا چندہ قبول نہ کیا جائے گا جب تک کہ تحریری منظوری حاصل نہ کریں۔ اسی طرح بعض دیگر وصایا بھی بقایا دار ہونے کی وجہ سے زیر کارروائی ہیں۔ بقایا دار موصیان کو چاہیئے کہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں اور اپنی وصیت کی منسوخی تک نوبت نہ آنے دیں۔

4-56/1-5-56 (۱) مکرم علی خان صاحب ولد احمد علی خان صاحب موصی نمبر ۶۹۳۳ کیرنگ
(۲) شیخ مکرم علی صاحب ولد شیخ سبحان صاحب موصی نمبر ۷۰۰۲ ”
(۳) عبد الحمید خان صاحب ولد ارشد علی خان صاحب موصی نمبر ۷۷۹۰ ”
(۴) شیخ روشن صاحب ولد شیخ عمر الدین صاحب موصی ۶۹۳۸ ”
(۵) ثانی شیخ حسن صاحب ولد شیخ کوچیل صاحب موصی نمبر ۹۶۸۶ ”
(۶) ناظر خان صاحب ولد شیخ بخو صاحب موصی نمبر ۶۴۵۶ ان کی اپنی درخواست کے مطابق وصیت منسوخ کی گئی۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان۔

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا اور معمولی سا حکم معلوم ہوتا ہے۔ مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی ہوتے ہیں۔ حقیقت میں وہ بڑے اہم اور ضروری ہوتے ہیں۔ ان کا ادا کرنا خدا تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا باعث اور ان کا ادا نہ کرنا خدا تعالےٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس قسم کے اسلامی حکموں میں سے جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں ایک حکم صدقۃ الفطر کا بھی ہے جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر خواہ وہ کسی حیثیت کے ہوں فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ جو شخص اس فرض کو ادا نہ کر سکتا ہو۔ اس کی طرف سے اس کے سرپرست یا مربی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کے لئے ایک صاع غلہ اور جو طاقت نہ رکھتا ہو اس کے لئے نصف صاع غلہ مقرر کی ہے۔ صاع ایک عربی پیمانہ ہے۔ جو پونے تین سیر کے قریب ہوتا ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔

چونکہ آجکل صدقۃ الفطر عام طور پر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے جماعتیں مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔ اس چندہ کی ادائیگی عید سے کم از کم تین چار روز پہلے ہونی چاہیئے تا بیوائیں اور یتیم دن گی اس رقم سے طعام اور لباس سے امداد کی جا سکے اور ان لوگوں کی دعائیں آپ لوگوں کے لئے بخشش کا موجب ہوں۔

یہ رقم مقامی غرباء اور مساکین پر بھی خرچ کی جا سکتی ہے۔ لیکن اگر کوئی مقامی آدمی ایسا نہ ہو جو اس صدقہ کا مستحق ہو یا مقامی احباب میں تقسیم کرنے کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوا دینی چاہیئں۔ اس رقم کو دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ قادیان کے ارد گرد غلہ کی اوسط قیمت سولہ روپے فی من ہے۔ اس کے مطابق ایک صاع کی قیمت ایک روپیہ بنتی ہے۔ پس فطرانہ کی پوری شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

یوم التبلیغ — ۲۰ رمئی

جیسا کہ قبل ازیں بدر میں بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ اور جماعتوں کی خدمت میں ایک گشتی چٹھی بھی بھجوائی جا چکی ہے۔ ۲۰ رمئی کو ہندوستان بھر میں یوم تبلیغ منایا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ تمام جماعتیں اپنی اپنی جگہ تیاری کر رہی ہونگی۔ اور مبلغین اور عہدیداران اس دن کو اعلیٰ پیمانہ پر منانے کے لئے پروگرام مرتب کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کی کوششوں میں برکت دے۔

اس موقعہ کے لئے نظارت ہذا نے بہت سا لٹریچر نیا طبع کروایا ہے جو تمام جماعتوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔ مہربانی فرما کر اس سے پورا فائدہ اُٹھایا جائے۔ اور اس دن کی کارگذاری کی رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائی جائے جس کا خلاصہ اخبار بدر میں شائع کر دیا جائے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تصحیح:- گزشتہ الیتوع سے رسالہ الفرقان کے ایک اعلان میں سہو کتابت سے ”ساکنین قادیان“ کی بجائے ”مساکین“ چھپ گیا ہے جس کا ادارہ کو افسوس ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

انجن خراب ہو جانے کے باعث جناب ایکسپریس ربوہ میں ۲½ گھنٹے ٹھہری رہی

اہل ربوہ کی طرف سے مسافروں کیلئے برف کے ٹھنڈے پانی کھانے اور دودھ کا انتظام

ربوہ ۲۷ر اپریل۔ کل شام جناب ایکسپریس سات بجکر ۲۵ منٹ پر جب ربوہ پہنچی تو اس کا انجن خراب ہو گیا۔ اور گاڑی کو دوسرے انجن آنے کا انتظار کرنے میں کافی وقت ٹھہرنا پڑا۔ چونکہ شام کا وقت تھا۔ اس لئے امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی ہدایت کے ماتحت جملہ مسافران کو برف کا ٹھنڈا پانی اور کھانا مہیا کیا گیا۔ نیز بچوں اور مستورات کے لئے پندرہ بیس سیر کے قریب دودھ کا انتظام کیا گیا۔ اور پوری کوشش کی گئی کہ کوئی مسافر بھی بھوکا نہ رہے۔ قریباً پونے گیارہ بجے رات لائل پور سے دوسرا انجن آنے پر گاڑی روانہ ہوئی۔

مسافروں کی خدمت کا فریضہ ادا کرنے میں انصار، خدام اور اطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ریل کے مسافر اس رضاکارانہ خدمت سے بے حد متاثر ہوئے۔

اعلان دعاء

گذارش ہے کہ حسب ذیل امور کے لئے دعا فرمائیں:-

(۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و درازی عمر اور حضور کی تمناؤں کے حضور کی زندگی میں پورا ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) تمام ممالک میں مبلغین اور جماعتوں کی انفرادی اور جماعتی ہر جہتی ترقی و بہبودی دینی و دنیوی ترقی کیلئے دعا فرمائیں (۳) میرے والد سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی صحابی مسیح موعودؑ مدفون جنت البقیع مدینہ منورہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے (۴) ہمارے خاندان اور کاروبار کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رضا کے ماتحت چلائے اور مجھے بھی ہر طرح کا صراط مستقیم اور خوشنودی رب حاصل ہو۔ (۵) مجھے حضور اور بزرگان جماعت کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے یادگیر کے ایک امریکن ڈاکٹر [illegible] کے علاج سے دمہ کے مرض سے شفا عطا کی ہے جو مجھے پچھلے ۲۰ سال سے لاحق تھا۔ اب میرے لئے دعا فرمائیں کہ یہ شفا عارضی نہ ہو۔ بلکہ تادم زیست پھر مجھے یہ مرض لاحق نہ ہو۔ (۶) میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحی بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب وکیل ضعف جسمانی و ضعف دماغ نزلہ و زکام اور سینہ کھانسی کی تکلیف سے بیمار چلی آرہی ہیں ان کی صحت کاملہ و شفاء عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (۷) اللہ تعالیٰ قادیان اور درویشان قادیان کی تمام مصیبتوں اور مشکلات کو یکسر ختم فرما دے اور ہر طرح کی آسائیاں عطا فرمائے۔

طالب دعا محمد حمید الدین احمدی خلف سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر۔

احباب جماعت کی خدمت میں

ضروری التماس

تازہ لٹریچر نظارت سے طلب کریں

برادران جماعت ہائے ہندوستان۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ سب دوستوں کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں مبعوث فرما کر ہندوستانی احمدیوں پر خاص نظر رحمت فرمائی ہے اور ان کی روحانی ترقی کے لئے زیادہ سے زیادہ سہولتیں مہیا فرمائی ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمتیں اپنے ساتھ ذمہ داریاں بھی لاتی ہیں۔ ہم ہندوستان میں رہنے والے احمدیوں پر سب سے بڑھ کر ذمہ داریاں ہیں اور ملکی حالات اور سیکولر دستور کی وجہ سے ہم ان تبلیغی و تعلیمی اور روحانی ذمہ داریوں کو کافی حد تک ادا کرنے کے قابل بھی ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے کہ ہم سلسلہ کی ترقی اور اشاعت کے لئے اپنے وقت۔ مال اور جان کی زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کریں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید بھی زیادہ سے زیادہ ہمارے شامل حال ہو۔ اور ہمیں اس رحیم و کریم خدا کی رضا و خوشنودی حاصل ہو۔

اس وقت تبلیغی لحاظ سے جماعتوں میں بہت زیادہ عدم توجہگی ہے۔ جس کے نتیجہ میں علاوہ جماعت کی ترقی کی رفتار سست ہونے کے روحانی اور تربیتی اعتبار سے بھی کمزوری واقع ہو رہی ہے۔

پس میں احباب کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ پوری توجہ سے تبلیغی کاموں کی طرف مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق توجہ دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) یوم التبلیغ ۲۰ مئی کو مقرر کیا گیا ہے۔ اس دن انفرادی اور اجتماعی طور پر تبلیغ میں حصہ لیں۔

(۲) مہینہ میں ایک دو دن یا سال میں ایک ہفتہ یا دو ہفتے تبلیغ کے لئے وقف کریں۔

(۳) اپنے اپنے حلقہ احباب میں بذریعہ لٹریچر پیغام حق پہنچائیں۔

اس وقت مندرجہ ذیل تازہ لٹریچر شائع کیا گیا ہے کارڈ لکھ کر نظارت دعوۃ و تبلیغ سے طلب فرمائیں

(۱) کرشن اوتار کا پیغام (۲) مسئلہ تناسخ یا آواگون (۳) پیغام صلح (۴) تحریک احمدیت (۵) دہی ہمارا کرشن ہے۔

(۵) اپنی اپنی جماعت میں جلسوں کا انعقاد کر کے اور تبلیغی دورے کر کے پیغام حق پہنچائیں۔ نظارت ہذا کی طرف سے مبلغین بھجوانے میں تعاون کیا جائے گا۔

امید ہے احباب جماعت خدمت دین پر کمربستہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔ والسلام

خاکسار ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احمدیہ کانفرنس صوبہ اڑیسہ

صوبہ اڑیسہ کی احمدیہ کانفرنس ۲۰ر اور ۲۱ر مئی ۱۹۵۶ء بروز یکشنبہ اور دوشنبہ بمقام کیرنگ۔ ضلع پوری (اڑیسہ) منعقد ہو رہی ہے۔ دوستوں سے استدعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس میں شرکت فرما کر کانفرنس کو ہر طرح سے کامیاب بنائیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور نصرت اس کے شامل حال رہے۔

خداوند کریم کا فضل اور رحمت آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

الداعی

خاکسار فضل الرحمٰن عفی عنہ نائب امیر پراونشل اڑیسہ

درخواست دعا

خاکسار کا بھائی اور اسکی اہلیہ اور بچی زہر یلے گھر سے بیمار ہیں اور علاج پر کثیر رقم خرچ ہوئی ہے۔ احباب اس پریشانی سے نجات کے لئے دعا فرمائیں۔

ملک صلاح الدین قادیان

خزینہ
علم و عرفان
مفت
کراچی بک ڈپو ۸۲ گولی مار۔ کراچی

اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ آج تک تائید سلسلہ میں کس قدر کتب شائع ہو چکی ہیں اور قادیان سے کونسی کونسی کتب مل سکتی ہیں۔ تو آج ہی ایک آنہ کا ٹکٹ بھیج کر فہرست کتب مفت حاصل کریں۔ ملنے کا پتہ
عبد العظیم تاجر کتب قادیان

قرآن کریم ترجمہ تحت اللفظ مع طرز تیسیر القرآن منظور شدہ تالیف تصنیف حاشیہ پر تفسیری نوٹ۔ مجلد دیدہ زیب ہدیہ آٹھ روپیہ۔ عبد الرحیم درویش قادیان سے طلب کریں۔

۸۰ صفحہ کا رسالہ
مقصد زندگی
احکام ربانی
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندرآباد دکن